Copyright ©

Copyright All Rights Reserved With The Author,Translator And Publisher. No part of this publication may be reproduced or distributed in any form or by any means , or stored in a data base or retrieval system , without the prior written permission of the Author, Translator,Publisher or associated organisations.

Note:- Copy Right Permission granted to **Sufia Noorbakshia Youth Federation Ladakh(SNYFL) India** and **Anjuman Sufia Noorbakshia Kargil India.**

Sufibooks.com

رسالہ نوریہ

تالیف

حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمتہ اللہ علیہ

تحقیق و تدوین

نجیب مائل ہروی

اردو ترجمہ

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو بلتستان

Sufibook.com

فہرست

نمبر شمار	محتویات	صفحہ
	رسالہ نوریہ اور اس کے نسخے	
	حمد و صلوات	
	وجہ تالیف کتاب	
	حقیقت نور	
	نور ارادت اور نور ولایت	
	ظہور انوار متنوعہ ذکر الٰہی کا نتیجہ	
	مشاہدۂ نور کی مرشد کو پیش کش	
	ظہور نور کے مراحل ہفتگانہ	
	مشاہدۂ سالک کی روحانی توجیہہ	
	سلوک میں خورد و نوش کی رعایت	
	نور شیطان	
	نور اعضاء	
	نور وضو	

Sufibook.com

انوار متنوعہ اوران کے پردے

رسالہ نوریہ کا تعارف:

اس رسالے کا نام نوریہ ہے حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی ہی نے اسے نوریہ کا نام دیا ہے اس رسالے کو آپ نے اپنے ایک مرید پہلوان محمد خرد کی فرمائش پر تحریر کیا ہے جیسا کہ نام سے ہی واضح ہے کہ یہ نور کے موضوع پر ہے۔ سلسلہ ذہب کے مشائخ کے ہاں نور کی بڑی اہمیت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں بھی نور کا تفصیلی ذکر ہے اور حدیث نبوی کے مجموعوں میں بھی نور کا ذکر بکثرت موجود ہے ماثور دعاؤں میں بھی اس کا ذکر موجود ہے حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی دعا جو امام ابوعیسی ترمذی نے مجموعہ حدیث صحیح ترمذی اور شیخ شہاب سہروردی کی کتاب عوارف المعارف میں مندرج ہے اور جسے مسلک نوربخشیہ کے پیروکار دعائے صبح کے نام سے جانتے ہیں، میں نور کے گونا گون اطلاقات کا ذکر ہے جہاں اللھم اجعل نورا سے یا نُور تک کتنے ہی بار نور کا ذکر ہے اس کتاب کو آپ اسی دعا میں مذکور انوار کا ایک پرتو تصور کریں۔

میر سید علی ہمدانیؒ اور میر سید محمد نوربخشؒ بھی نور کو بے حد اہمیت دیتے ہیں سید نوربخشؒ کی تقریباً تمام کتب و رسائل میں اطوار سبعۂ قلبیہ اور انوار متنوعۂ غیبیہ کا ذکر ہوا ہے ان دونوں کا نور سے گہرا تعلق ہے یہ انوار مختلف ریاضات بجالانے مرتاض و مجاہد کے قلب و نظر میں روشن ہوتے ہیں یہ نیلے، پیلے، سبز و سرخ رنگوں کے نور سالک کو مختلف مراحل میں دکھائی دیتے ہیں اگر مزید ریاضت و مجاہدہ کرے تو آخر کار سیاہ رنگ تک جا پہنچتا ہے جو مذکورہ بالا دونوں اصطلاحات کا آخری مرحلہ ہے۔ یہاں وہ فنا و بقا کی نعمت سے فراز ہوتا ہے

اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

۱۔نسخہ دانشگاہ تہران

یہ مرکزی لائبریری تہران یونیورسٹی میں تحت 3258 محفوظ ہے۔

۲۔نسخہ گنج بخش۔پاکستان

اس کا دوسرا نسخہ میر سید علی ہمدانیؒ کی رسائل کے مجموعہ 4409 میں موجود ہے

یہ 851 ھ کا لکھا نسخہ ہے

چھاپی نسخے

یہ رسالہ اب تک دو دفعہ شائع ہوا ہے پہلی بار یہ مجموعہ مصنفات فارسی سمنانی کے ساتھ انتشارات مولی تہران نے 1369 ش میں شائع کیا۔یہی نسخہ دوسری بار 1383 ش میں شرکت علمی و فرہنگی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے

Sufibooks.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوات:

اس خالق وآفریدگار کے لئے شکر وسپاس ہیں جس نے باطن انسان جو غیب النفس ہے، کی اراضی میں نورِ ارادت کو کمال علم کے ساتھ از راہ محبت شجرۂ سعادت کا بیج بنا دیا اپنی قدرت کردگاری کے ذریعے اس بیج کو بار آور بنایا۔ وہیں شجرۂ سعادت اُگا کر اسے قربت الٰہی کی بلندیوں میں پہنچا دیا اپنی حکمت پروردگاری کے ذریعے اس درخت سے نور ولایت کا پھل پیدا کیا اور پھر فضل وعنایت ازلی کے ذریعے اسے تمام موجودات سے گزار کر بلند وبرتر بنایا۔

بے حد وحساب درود وروح مُطہر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس کی بوستان شریعت کے سوا کسی اور جگہ یہ درخت درجۂ کمال کو نہیں پہنچتا، آپ کی آل واصحاب جو صاحب بصیرت دھقان (زمیندار) ہیں، اولیاء، علماء اور متابعین سنت جو پاکیزہ سیرت کے باغبان ہیں، پر ہو۔

وجہ تالیف کتاب:

امابعد کچھ مدت ہوئی کہ پہلوانِ حقیقت محمد خرد جو اس غریب، بے چارے کے فرزند طریقت ہیں، نے التماس کیا کہ سالک مقتدی کی ارشاد اور واصل مہتدی کی اطمینان کے لئے حقیقت نور اور انوار کی تفصیلات کے بارے میں بیان کروں یہ ضعیف چاہتا تھا کہ یہ اسرار چشم اغیار سے مستور رہیں چنانچہ میں نے اس کی التماس پر توجہ مبذول نہیں کی۔ یہاں تک کہ اس وقت:

مَنْ لَهُ الْقَدَمُ صِفَتٌ ثَابِةٌ قَلَمُ اِخْتِیَارٍ   جس کا پاؤں ہو راستے میں ثابت قدم رہنا اس کی اختیاری صفت ہونی چاہیے۔

کے اشارے کے تحت قلم نے چند نقوش جو صحیفہ دل پر ثبت تھے، از راہِ اجمال اس صحیفے کے چہرے (ورق) پر ثبت کیا انشاءاللہ یہ پڑھنے والوں کی تشویق اور سننے والوں کی تصدیق کا سبب بن جائے گا اللہ تعالیٰ حضرت محمدؐ، آپ کی آل اور اصحاب کے صدقے میں اسے نامحرموں کی آنکھوں سے مستور، ناپاک لوگوں کی چشم بد سے دور رکھے۔ (امین)

حقیقت نور:

اے عزیز! جان لے! اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کو انوار قدسیہ سے منور وروشن فرمائے (امین) حقیقت میں نور ایسی چیز کو کہتے ہیں "جو خود کو دیکھے اور جان لے" "دوسری تمام اشیاء کو بھی دیکھے اور جان لے اسی کے ذریعے دوسری اشیاء کو دیکھا اور جان سکتا ہے" یہ نور مطلق ہے اور یہ حق تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔

نور ارادت و نور ولایت:

جان لے کہ نورِ ارادت ارضی ہے اور نورِ ولایت آسمانی۔ یہ دونوں اس کی صفات ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خود فرمایا:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:35) اللہ زمین اور آسمان کا نور ہے۔

نورِ ولایت جو اس کی خاص صفت ہے، کو نور ارادت جو اس کی ذاتی صفت ہے، کے بغیر نہیں دیکھا جا سکتا یہیں سے ہے جو فرمایا ہے:۔

اَوْلِیَائِی تَحْتَ قُبَابِی لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِی   اولیا میرے قباب غیرت میں مستور ہیں انہیں صرف میں ہی جانتا ہوں۔

جب تم نے یہ جان لیا ہے تو اب جان لے کہ غیب انفسی میں نور کو مختلف نسبتوں کی بناء پر خفی، روح، سر، دل اور نفس پر اطلاق کرتے ہیں اور شہادت انفسی میں نور نظر اور قوائے مدرکہ جو دماغ میں مخزون ہے، پر اطلاق کرتے ہیں اور غیب آفاقی میں ارواح ملک اور ارواحِ جن پر اجراء کرتے ہیں اور شہادت آفاقی میں آفتاب، مہتاب، ستاروں، چراغ، شمع اور مشعل پر اطلاق کرتے ہیں۔

ظہور انوار متنوعہ ذکر الٰہی کا نتیجہ:

مقصود یہ کہ جب مردِ سالک آفاقی غیب وشہادت سے منہ موڑ لیتا ہے اور شہادت انفسی سے بھی اعراض کرتا ہے اور پوری طرح غیب انفسی میں لگ جاتا ہے تو سب سے پہلے اسے ایک پردہ دکھائی دیتا ہے یہ پردہ مکدر ہوتا ہے یہ غیب شیطان کا پردہ ہے سالک کلمہ لا الہ الا اللہ کے چقماق کو سنگ دل سے رگڑتا ہے (ذکر لا الہ الا اللہ کی ضرب لگاتا ہے) تو آتش خفی جو اس میں رکھی ہوئی ہے، ظاہر ہوتی ہے اور نفس کے سوتے میں جاگرتی ہے اور اس کے ہیزم وجود کو مشتعل ہونے اور جلنے میں مدد دیتی ہے چنانچہ وہ مکدر پردہ کبودی (ہلکا آسمانی) رنگ میں منتقل ہو جاتا ہے جس قدر یہ آگ تیز ہوگی اور ہیزم وجود لقمہ حظوظ ولذت سے خشک تر ہو جائے گی جس کے نتیجے میں لگنے والی آگ دھواں سے خالی ہو جائے گی اور اس سے جلنے کی بدبو کی بجائے خوشبو آئے گی اس کا رنگ نورانی دکھائی دے گا اور مشاہدہ نورانی کا اتفاق ہوگا۔

یہ ساری باتیں جنہیں ہم نے تقریر کی ہیں، قوتِ ذکر کی برکت اور لقمہ حظوظ کے ہجوم کی رعایت کے طفیل ظاہر ہوتی ہیں اس مقام میں سرخ، سفید، کبود، زرد، سیاہ اور سبز رنگوں کا اختلاط وملاپ آتش ذکر کی مختلف قوتوں کا اظہار ہے یہ بھی ممکن ہے کہ پس

پردہ سے ذات ذکر باہر نکل آئے اور نعرے بلند کرے۔کوئی کہتا ہے کہ یہاں مرد کو چاہیے، کہ مغرور نہ ہو جائے کیونکہ یہ مبتدیوں کا مقام ہے سالک پر طریقت میں آتش کا ظہور نا محصور (حد وشمار) ہوتا ہے لیکن جنہیں ہم عبارتوں میں لکھ اور بیان کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ آتشِ حق ہے، آتش ذکر ہے، آتش عشق ہے، آتش شوق ہے، آتش شیطان ہے، آتش غضب ہے اور ایسی آتش (آگ) ہے کہ انسانی وجود کی بنیاد اسی سے مرکب ہے (یعنی عناصر اربعہ میں سے ایک ہے)۔

مشاہدۂ نور کی مرشد کو پیش کش:

ان تمام آتش میں علامات طریقت کے ذریعے تمیز وتفریق کیا جا سکتا ہے مبتدی کو شیخ ومرشد کی ہدایت ورا ہنمائی کے بغیر ان کی تمیز میں مشغول نہیں ہونا چاہیے مبادا کہ شیطان القائے نفس کی راہ سے نفس میں تصرف کرے اور بیگانہ صفت والا نفس دام غرور میں گرفتار ہو جائے اور سالک سلوک میں پیچھے رہ جائے۔

مرید پر واجب ہے کہ جو کچھ بھی نظر آئے اپنے پیر ومرشد کو بیان کرے تا کہ شیخ ومرشد واقعات کی تعبیر کرے اور مشاہدات کے درمیان موجود تمیز وفرق کو بیان کرے۔

ظہور نور کے مراحل ہفتگانہ:

اس مرحلے سے گزرنے کے بعد جب ان مرغوب لقموں کے ڈھیر اور معاصی و گناہ کی نجاستوں سے مکدر سالک کا وجود کلی طور پر جل جائے گا آتش ذکر کی بدولت اسے مقام فنا حاصل ہو جائے گا تب نور نفس ظاہر ہو گا اور پردہ کبود خوش رنگ اور صاف دکھائی دے گا۔

اس کے بعد نور قلب طلوع کرے گا اس کا پردہ سُرخ عقیقی رنگ والا ہو گا اسے

دیکھ کر سالک کے دل میں عظیم ذوق وشوق پیدا ہوگا اور سلوک میں اسے استقامت نصیب ہوگی۔

اس مرحلے کے بعد اس پر نور سبز پرتو ڈالے گا اور اس کا پردہ نہایت خوشنما زرد رنگ کا ہوگا اس کے دیکھنے سے نفس کمزور اور روح قوی ومضبوط ہوجائے گی۔

اس کے بعد نورِ خفی کہ روح القدس اس کی جانب اشارہ ہے، تجلی ڈالے گا اس کا پردہ سیاہ ہوگا یہ نہایت صاف اور پر ہیبت سیاہ رنگ ہوگا یہ پردۂ سیاہ دیکھ کر سالک فانی ہو جائے گا اور اس کے وجود پر رعشہ طاری ہوگا۔

غرض یہ کہ آبِ حیاتِ جاودانی اسی ظلمات (وجودِ انسانی) میں پنہاں ہے جو سالک نورِ مصطفیؐ کے پرتو میں خود کو رکھے گا اور آپ کی حمایت ومدد کے سائے میں چلے گا حضرت خضر کی مانند منبع آبِ حیات جو انوار صفات کا مطلع ہے، پہنچ جائے گا کہ اللہ عزوشانہٗ اس پر جلال وجمال کے صفات تجلی فرمائے۔ مرد کو چاہیے کہ اس مقام میں ان جواہر کی جانب توجہ نہ دے جو اس ظلمت میں ودیعت ہیں تاکہ سکندر کی مانند چشمۂ آبِ حیات سے محروم رہ نہ جائے چاہیے کہ کسی بھی ہولناک صورتوں اور خوفناک آوازوں سے خوفزدہ نہ ہوجائے یہاں تک کہ نورِ خفی کی غیبی گھاتوں سے ظاہر ہوجائے اس کے بعد اس کا خوف خودبخود امن وسکون اور طمانیت میں بدل جائے گا۔

جب یہ کملاحقہٗ ادا ہوجائے تو نورِ مطلق جو خاص صفتِ حق ہے، حلول واتحاد سے پاک ومنزہ اور اتصال وانفصال سے مقدس ومتجلی ہوجائے گا اس کا پردہ سبز ہوگا یہ سبز رنگ شجرۂ وجود کے زندگی کی علامت ہے نورِ مطلق کی تجلی جنت کے سوا کسی اور جگہ ممکن نہیں اور ایسے آثار جو اس کے تجلی سے ظاہر ہوتے ہیں سالک کی قیامت ہے اس کے

بعد عالم برزخ میں اقامت اختیار کرنا، قیام پذیر ہونا، آسمانوں کا پھٹ جانا، زمین کی تبدیلی، پہاڑوں کی تباہی، ستاروں کا انتشار، آفتاب وماہتاب کو گہن لگ جانا، سیاروں کا ٹکراؤ، میدان حشر میں مخلوق کا اجتماع، حساب وکتاب، میزان میں ثواب و گناہ کا وزن کیا جانا، پل صراط سے گزارنا پھر یا دوزخ میں جھونک دیا جانا یا جنات کے درجات تک رسائی پانا ہے۔

جب مرد سالک ان علامتوں کا مشاہدہ کرے گا اور اسے بہشت میں جگہ دی جائے گی تو وہ کلی طور پر حضرت عزت عز شانہٗ کی جانب متوجہ ہو جائے گا اور حکیم:

مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم:17) نہ اس کی آنکھ بھٹک گئی اور نہ اس اس نے سرکشی کی

کے تحت کسی چیز کی جانب توجہ نہیں دے گا یہاں تک کی اللہ عز شانہٗ اس پر تجلی ڈالے گا اور وہ جمال بے چون (کیسے) چگون (کس طرح) مشاہدے سے اپنے بند چشم بیمار کو روشن وتندرست کرے گا۔

نور حق ہر قسم کے جہات (اطراف) سے پاک ومنزہ ہوتا ہے اور اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی۔ نورخفی کی تجلی سر کے اوپر ہوتا ہے اور عالم شہادت میں کوئی نور ملا ہوا نہیں ہوتا مرد سالک کو تجلی کے آغاز میں فانی کر دیتا ہے۔ اور نور روح نور آفتاب سے بھی عظیم الشان ہوتا ہے کبھی کبھی یہ دائیں اور بائیں طرف ہوتا ہے نور سر زہرہ کی مانند ہوتا ہے لیکن یہ اس سے زیادہ لطیف اور نورانی ہوتا ہے اس کی تجلی روبرو سامنے ہوتا ہے۔ سالک کے آنکھ پر ڈالتا ہے اور سالک کے وجود میں داخل ہو کر اسے فانی کر دیتا ہے جب سالک اس حال سے واپس آتا ہے تو اپنے باطن میں بہت سے علوم کو پاتا ہے جو اس نے

کبھی پڑھا یا سنا نہیں ہوتا ۔ یہ دل نور ماہتاب کی مانند طور دل میں روشن ہوتا ہے لیکن نقطہ حقیقی جو ماہتاب میں پنہاں ہے، سالک کے دل کے سامنے ظاہر ہوتا ہے جب یہ نور اس کی آنکھ میں پڑتا ہے تو اس کے سارے وجود میں تصرف کرتا ہے اور خود کو پانی کی مانند منور دکھائی دیتا ہے چنانچہ گوشت پوست اور لباس جو سالک کے جسم پر ہے، وہ بھی نور بن جاتا ہے اور سالک کے بائیں جانب تجلی ڈالتا ہے اور اسے فانی کر دیتا ہے وہ اس کے دل میں گم ہو جاتا ہے اس حال میں انوار غریب اور احوال عجیب سالک پر طاری ہوتا ہے نور نفس سالک کی وجود کے گرداگرد پھیل جاتا ہے وہ نور پانی کی مانند صاف ہوتا ہے گویا کہ وہاں آفتاب کی چمک پھیلی ہوئی ہو اور وہاں سے اس کا پرتو کسی دیوار پر پڑی ہو۔ نور نفس نور آفتاب کی طاقت نہیں رکھتا۔

اما دوسرے انوار جو دکھائی دیں، جیسے شمع، شعلہ، چراغ وغیرہ اختلاف مراتب اور اقدار میں تفاوت کے علی الرغم جن وانس کے ارواح طیبہ کے انوار ہیں۔ آسمان، ستارے، آفتاب اور مہتاب دکھائی دے وہ ملکوت و ملک آفاق اور ملک و ملکوت انفس ہیں کبھی یہ ملائکہ مقرب، انبیاء، اولیاء علیہم السلام کے ارواح کے انوار ہوتے ہیں۔

مشاہدات سالک کی روحانی توجیہہ

شروع میں آگ کے شعلے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ وجود سالک کا عنصر آتشی عبور کر جانے کی علامت ہے ہوا میں اُڑنا اور پانی پر چلنا سالک کے وجود کا عنصر ہوائی کو عبور کر جانے کی نشانی ہے دریاؤں، ندیوں میں تیرتے اور سطح آب پر چلتے دکھائی دینا سالک کے اپنے وجود کی عنصر آبی کو عبور کر جانے کی علامت ہے اور گلیوں، بازاروں، گھروں اور دیواروں سے گزرتے ہوئے دکھائی دینا سالک کے اپنے وجود کی عنصر خاکی سے گزر

جانے کی نشانی ہے۔ جس قدر سالک کے وجود کے اجزاء پسندیدہ و مرغوب لقموں کی ظلمت و تاریکی سے پاک و منزہ ہوتا جاتا ہے اسے خوش رنگ، سریع الحرکت، صاف آتشی رنگ، صاف، نورانی ہوا، صاف و شفاف اور چمکدار پانی، کھلی گلیاں، صاف ستھرے خوبصورت قیمتی فرش سے آراستہ عمارتیں اور انواع و اقسام کی نعمتوں سے پُر تکلف دعوتیں دکھائی دیتا ہے۔ اس مرحلے میں اگر سالک کا وجود ان مرغوب کھانوں سے ملوث اور ظلمات ہوا سے مکدر ہو گیا ہو اس کا الٹ نظر آتا ہے مثلاً خوفناک، دھواں والی اور سست رفتار آگ کہ جس میں وہ گرتا اور اسے جلا دیتی ہے۔ وہ یہ بھی دیکھتا ہے اسے وہاں پھینک دیا جاتا ہے تاریک اور گرد و غبار آلود ہوا دکھائی دیتا ہے۔ بجلی کی کڑک، خوفناک گھن گرج اور ہولناک اندھیرا جس میں وہ پھنسا ہوا ہے اور وہ کیچڑ میں لت پت ہے۔ تنگ و تاریک گلیاں، کھنڈر نما گندی عمارتیں جن میں وہ بھٹکتا پھرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ باہر کھلی فضا میں چلا جائے تو اونچی اونچی دیواریں حائل ہو جاتی ہیں اسے مٹی کے ٹیلے دکھائی دیتا ہے جس پر وہ چڑھتا ہے تو گہری اور تنگ و تاریک کھائیاں دکھائی دیتی ہیں جن میں وہ گر جاتا ہے ان مقامات میں موذی جانور اور کیڑے مکوڑے مثلاً سانپ، بچھو، شیر، چیتا، ریچھ، سور وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں اور اسے تکلیف دیتے ہیں یہ سب اس کی نفس امارہ کے گوناگون صفات ہیں۔

جس قدر مرغوب کھانوں کی تاریکی و ظلمات لقمہ حق کی صفائی و پاکیزگی سے بدل جائے گی اسی قدر صفات ذمیمہ صفات حمیدہ میں بدل جائیں گے اور یہ خوفناک صورتیں حسین صورتوں جیسے گوسفند، آہو، خوبصورت اور خوش آواز پرندے وغیرہ میں بدل جائیں گے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سالک حیوانی صورت سے نکل کر انسانی صورت کے لباس میں ملبوس ہو جاتا ہے اور خود کو سالک دکھائی دیتا ہے جس قدر لقمۂ حقیقت زیادہ ہو جاتا ہے اس صورت کا حسن بڑھ جاتا ہے سالک کی یہ غیبی صورتیں عالم شہادت میں سالک کے حسنِ سیرت کی علامت بن جاتی ہیں۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک تاریک وسیاہ شخص نورانی شخص کی مانند دکھائی دیتا ہے اس مقام میں سالک کو لطیفۂ انانیت کی حقیقت اور بدن مکتسب جو اس کے ساتھ باقی رہتا ہے، کی تربیت سے متعلق اطلاع ملتی ہے اور سید الفقراء حضرت ابراہیم بن ادہم قدس اللہ سرہٗ کے کلام سے واقف ہو جاتا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ

اَطِبْ مَطْعَمَکَ وَمَا عَلَیْکَ تَقُوْمُ بِاللَّیْلِ وَتَصُوْمُ بِالنَّھَارِ اپنی غذا پاک وطیب رکھو تاکہ تم رات کو قیام کر سکو اور دن کو روزے رکھ سکو۔

رزق پاکیزہ جو رزق حلال کا دوسرا نام ہے جس سے انسانی ڈھانچہ مضبوط و مستحکم ہوتا ہے اور کلمہ طیبہ اسی سے حاصل ہوتا ہے، کے حصول کے لئے خوب جدوجہد کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُہٗ مِنْ سُحْتٍ اَلنَّارُ اَوْلٰی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا گوشت حرام سے بنی ہو۔ وہ تو دوزخ کے لئے زیادہ موزون ہے۔

<u>سلوک میں خوردونوش کی رعایت:</u>

یقین سے جان لے کہ اس دُنیا میں سالک کو راہ سلوک میں رعایت حق لقمہ کا زیادہ حصہ درپیش ہوتا ہے ذکر الٰہی اور ارشادِ پیر مرشد کا صرف ایک ایک حصہ ہوتا ہے اگر نعوذ باللہ لقمۂ حرام کھانے پر مجبور ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اتنا کھائے جس سے سدرمق

(جان نکل جانے سے بچاؤ) ہو جائے اگر مشتبہ کھانے پر مجبور ہو جائے تو بھی اس میں اضافہ سے احتراز کرے اگر کھانا حلال نصیب ہو تو بھی اسراف سے پرہیز کرے اتنا کھائے کہ مزید کھانے کی اشتہا موجود ہو تا کہ طبیعت بوجھل نہ ہو جائے اور خواب کا غلبہ ہو کر ذکر الٰہی سے محروم نہ رہ جائے۔ اس معاملے میں راہِ اعتدال کی رعایت کرنی چاہیے تا کہ افراط و تفریط اور جھوٹ کے بلاؤں میں گرفتار نہ ہو جائے۔

نیز چاہیے کہ خود کو وسوسہ و شک سے محفوظ رکھے اور جان لے کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (المائدہ 87) اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والے کو پسند نہیں کرتا

یہ ایسی جماعت ہے جو بسیار خوری میں مبتلا ہیں اس ضمن میں حکم:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (اعراف 31) کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو۔

کو پیش نظر رکھے سنت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں کوئی اضافہ نہ کرے کیونکہ اس میں کمی و بیشی صریح عیب ہے آج ہی سعی و کوشش کرنی چاہیے کہ خود کو صفات حمیدہ اور خصال پسندیدہ سے مزین کرے تا کہ کل عذاب الیم (دردناک عذاب) کے معاملات میں گرفتار نہ ہو جائیں برے اخلاق سے متصف ہرگز نہ ہوں تا کہ جنت نعیم و مقیم (ہمیشہ رہنے والی بہشت) کے درجات سے بہرہ ور ہو جائے جو شخص آج اپنے آپ کو صفاتِ ذمیمہ سے پاک نہیں کرتا اس کے باوجود جنت کی توقع رکھتا ہے، یہ ایسے شخص احمق کی مانند ہے جو کاشت کے وقت زمین میں بیج نہیں بوتا لیکن فصل کی کٹائی اور اٹھائی کے وقت غلہ کی امید رکھتا ہے بلکہ ایسا شخص اس سے بھی بڑھ کر جاہل ہے حالانکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَلدُّ نْیَا مَزْرَعَۃُ الْا خِرَۃِ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

جب دنیا کا خاتمہ ہو جائے تو وہ تمام سامان اور آلات واپس لے لئے جائیں گے جن سے زراعت کی جاسکتی ہے اور تخم انفاس کا سلسلہ رُک جائے گا اور وہ فریاد کرنے لگے گا:

رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ (سجدہ: 12) اے اب! ہماری طرف دیکھ ہماری فریاد کو سن اور ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے ہم نیک عمل کریں گے ہم یقین رکھنے والے ہیں۔

لیکن اس کی بات نہیں سنی جائے گی بلکہ اس کی فریاد کے جواب میں کہا جائے گا کہ:

اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنَ (مومنون: 108) اب چکھو اور بھگتو ہم تم سے کوئی بات نہیں کریں گے۔

کی نصیحت قبول کریں اور غرور اور شیطان سے مغرور نہ ہو جائیں۔

بکار امروز تخمی زان که فردا

نیا بد هیچ حاصل از گدائی

☆یعنی آج کاشت کریں اور کل اس کا فصل حاصل کریں کل گداگری اور سوال سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمْ (اعراف 50) ہم پر پانی یا اس رزق میں سے کچھ ڈال دے جنہیں اللہ نے تمہیں دی ہے۔

کے تحت بھیک مانگنے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ نہیں ملے گا: رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا (مومنون: 109) اے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی ہے۔

کی فریاد و نالہ سے کسی کا دل اس پر نہیں پسیجے گا۔ کل کا کام آج ہی بنانا ہوگا آج کا کام کل پر کبھی نہیں ڈالنا چاہیے سالک کو مستقبل (آگے بڑھنے والا) بننا چاہیے نہ کہ متدبر (پیچھے رہ جانے والا)۔ اسی طرح اسے شاکر (شکرگزار) ہونا چاہیے نہ کہ کافر (ناشکرا) کیونکہ کفر یہ ہے کہ حقِ تعالیٰ کے حق نعمت کو نہ جانے جو اس نے بندے کے وجود میں رکھ دی ہیں اور بندہ اس نعمت کو معصیت و نافرمانی حق میں لٹائے۔ کافر صرف وہ نہیں جو کلمۂ لا الہ الا اللہ (پڑھنے) کی صورت سے محروم ہے جو بھی اس کلمہ کے معانی و مطلب سے محروم ہے وہ بھی کافر ہی ہے کوشش کرنی چاہیے کہ کوئی نفس اور سانس رائگان نہ جائے اور ہر سانس کا حق نعمت جو انمول جواہرات میں سے ایک جوہر ہے، جو تم لیتے ہو تمہیں نعمت حق کا شاکر (شکرگزار) ہونا چاہیے۔

نورِ شیطان:

ہم انوار سے متعلق جو بات کہہ رہے تھے، ہم اس گلی سے نکل کر یہاں آ پہنچے ہم نے انوارِ خفی، انوارِ روح، انوارِ سر، انوارِ دل اور انوارِ نفس کا ذکر کر لئے ہیں ابھی تک انوارِ شیطان کا ذکر نہیں کیا اس لئے یہاں نورِ نار اور اس کی صفت بیان کرنا واجب ٹھہراتا کہ خلوت نشین کو وہم نہ ہو کہ جو بھی نوریت سے متعلق ہو ان میں شیطان لعین کو دخل نہیں ہوتا۔

پس جاننا چاہیے کہ نورِ شیطان شروع میں جو تجلی ڈالتا ہے، آتشی شعلے کے ایک بگولے کی مانند ہوتا ہے اس کا پردہ (سایہ) زمین پر دکھائی دیتا ہے اور تمام فرش تیز سرخ رنگ سے رنگین ہو جاتا ہے اس سرخ پردے پر خون سیاہ نقطوں کی مانند ظاہر ہوتا ہے اس کے دیکھنے سے دل پریشان ہو جاتا ہے ذکر الٰہی پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے سالک کے تمام اعضاء رنج اور دکھ کا شکار ہو جاتے ہیں گویا کہ وہ ابھی ابھی زد و کوب سے دوچار

ہوئے ہوں جب سالک ارادت کامل کے ساتھ پیرو مرشد کو یا ذکر کے ذکر میں مشغول ہو جاتا ہے تب وہ کھلونا زمین میں دھنس جاتا ہے اور وہ بدنما پردہ غائب ہو جاتا ہے سالک کے وجود میں ہلکاپن ظاہر ہوتا ہے اس کی زبان پر ذکر صافی ہوتا ہے اور آتش ذکر بلند ہوتی ہے اس وقت ذکر میں صاف ستھرا وقت اور خوشگوار راحت پیدا ہوتی ہے۔

نورِ اعضاء

جاننا چاہیے کہ سالک کے اعضاء میں سے ہر عضو کا مخصوص نور ہوتا ہے کسی طرح تمام طاعات میں سے ہر طاعت کے لئے مخصوص نور ہوتا ہے ان تمام انوار کے تفصیل کی اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں ہے:

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ (مدثر:۔۔) تمہارے رب کے لشکر کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جس قدر اس ضعیف نے صفحۂ قرطاس پر لکھ دیا ہے اتنی مشائخ متقدمین میں سے کسی نے نہیں لکھا کیونکہ (یہ خطرہ ہے کہ) مدعیان طریقت اس تحریر کو اپنے دعوی کے ثبوت کے لئے جال بنالیں گے اور سالکین کو اپنے دام تزویر (فریب کے پھندے) میں پھنسا لیں گے اما آعزیز کے دل کو خوشی وراحت بہت ہوگی کہ اگر میں ان میں سے کچھ اسرار انوار کو بیان کروں اسی حال میں دل میں گزرا کہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب کلام مجید میں فرمایا ہے کہ:۔

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّ يَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ (البقرۃ 26، 27) بہت سے لوگ اس سے گمراہ اور بہت سے ہدایت یاب ہو

تے ہیں گمراہ صرف وہ فاسق ہوتے ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو توثیق کے بعد توڑ دیا اور جن سے مل کر رہنے کا حکم دیا تھا، ان سے کٹ گیا اور وہ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔

يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ (النحل : 93) جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔

فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا (کہف: 18) وہی ہدایت یافتہ ہے جسے گمراہ کرے وہ نہ حامی پائے گا نہ مرشد و راہبر۔

میں نے اپنے ارادے کو پشت سے اٹھالیا اور قضائے الٰہی پر راضی ہوگیا انگلیوں میں قلم بیان کو اٹھالیا تاکہ جس طرح چاہے معانی غیب کو صفحۂ شہادت پر لکھوں اور اہل سعادت کو پُر فائدہ دسترخوان پر بٹھالوں:

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (ابرہیم: 27) اللہ جو چاہے کرتا ہے۔

وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ (مائدہ: 10) اور جو چاہے حکم دیتا ہے۔

مقصود یہ کہ جس میں سالک کو اپنے آپ میں اس توفیق کا اثر دکھائی دے وہ اصحاب دل کی باتوں کا قبول کرنا ہے، حسن اعتقاد کے ساتھ سلوک میں قدم رکھ دیا بعض انوار کا مشاہدہ کیا طریقت کے علامات اور نشانیوں سے واقف ہوا کشف حجاب اور رفع ستر کی حقیقت سے آگاہ ہوا اب اسے چاہیے کہ آخری سانس تک ایک دم بھی غافل نہ رہے یہ اس لئے کہ عالم شہادت جو ظلمت و تاریکی محض ہے میں ہر سانس سے پردہ ظلمت حاصل ہوتی ہے اگر اس پردے کو ہٹانے میں مشغول نہ ہو جائے تو یکے بعد دیگرے پردے پڑتے چلے جاتے ہیں اور انوار ان پردوں میں چھپ جاتے ہیں اس صورت میں کہیں

ایسا نہ ہو کہ شیطان نفس کو معانی باطل کے القاء کے ذریعے طریق سلوک میں ملول نہ کردے۔اس کو راہ حق سے منحرف نہ کرے اور اسے مرتد طریقت نہ بنا ڈالے جس کے بارے میں مشائخ نے فرمایا ہے کہ مرتد شریعت جب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے تو کامیاب ہو جائے گا جبکہ مرتد طریقت عمل ثقلین بجالائے تب بھی وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ پائے گا نعوذ باللہ من الحور بعد الکور تباہی و بربادی کے بعد مزید بربادی سے اللہ تعالیٰ کی ہم پناہ مانگتے ہیں۔

نور وضو:

دیگر جان لیں کہ وضو کا ایک عظیم نور ہوتا ہے جو خلوتِ تاریک کو روشن و منور کر دیتا ہے وہ نور جرم آفتاب کی طرح ہے جو سالک کی پیشانی سے ظاہر ہوتا ہے چنانچہ سالک ادھر ادھر نظر دوڑاتا ہے تاکہ اسے دیکھے لیکن وہ اوپر چلا جاتا ہے یہاں تک کہ خلوتخانے کے اوپر ایک پہاڑ نکل آتا ہے اور وہ نورانی ٹکڑا سالک کے اوپر سے چمکتا ہے جس سے خلوتخانہ روشن ہو جاتا ہیا کثر اس نور کا ظہور اس وقت ہوتا ہے کہ جب سالک وضو کر کے خلوتخانے میں واپس آتا ہے آخر کار یہ نورانی ٹکڑا جو اوپر دکھائی دیتا ہے ،سالک کو اپنے سینے میں دکھائی دیتا ہے جہاں سے گویا وہ باہر نکل رہا ہے اما نور کا یہ ٹکڑا نورِ آفتاب سے بھی لطیف تر ہوتا ہے اور اس کی روشنی صاف تر ہوتی ہے وہ رنگ لباس سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے۔

انوار متنوعہ سبعہ اور ان کے پردے:

سالک مبتدی کو اختلاط رنگ و نور سے خلوت خانہ پہلی بار روشن نظر آتا ہے ایسی روشنی جس کی مدد سے بساط نفوس دیکھ سکتا ہے قوت آتش ذکر کی وجہ سے ۔ہے اس میں

سالک کے سامنے ایک دائرہ دکھائی دیتا ہے جس سے مختلف رنگ نکل کر باہر آتے ہیں جیسے پانی چشمہ سے نکل کر باہر آتا ہے یہ نفس امارہ اور نفس لوامہ کی نفس ملہمہ اور نفس مطمئنہ میں تبدیلی کی نشانی ہے کہ سالک کی راہ میں 70 ہزار نور وظلمت کے پردے ہیں چنانچہ حضرت محمد مصطفیؐ نے فرمایا ہے ان کی تفصیلات کا بیان کئی جلدوں میں قلمبند نہیں ہو سکتے یہاں یہ ضعیف سات پردوں میں منحصر کر رہا ہے۔

۱۔ اول پردۂ غیب شیطان ہے اس کا پردہ مکدر و تاریک ہے اس مقام میں دس ہزار پردے ہیں انہیں دور کرنا ہوگا۔

۲۔ اس کے بعد پردۂ غیب نفس ہے۔ اس کا رنگ کبوتری اس میں بھی دس ہزار پردے ہیں انہیں بھی دور کرنا ہوگا۔

۳۔ اس کے بعد پردۂ غیب قلب اس کا پردہ سرخ عقیقی رنگ ہے اس میں بھی 10 ہزار پردے ہیں جنہیں پھاڑ ڈالنا پڑے گا۔

۴۔ اس کے بعد پردۂ غیب سر ہے اس کا رنگ سفید اور رقیق و پتلا ہے یہ بھی دس ہزار ہیں انہیں بھی دور کرنا ہوگا۔

۵۔ اس کے بعد پردۂ روح ہے اس کا رنگ نہایت خوبصورت دلفریب ہے یہ بھی 10 ہزار ہیں اس مقام میں نور دیکھنا ہوگا۔

۶۔ اس کے بعد پردۂ غیب خفی ہے اس کا رنگ بہت ڈراونی ہے، یہاں بھی 10 ہزار پردے ہیں یہاں پر انہیں دور کرنا ہوگا۔

۷۔ اس کے بعد پردہ غیب الغیوب ہے اس کا رنگ سبز ہے یہاں بھی 10 ہزار پردے ہیں انہیں یہاں رکھ دینا ہوگا۔

ان کا مجموعا ایسا پردہ ہے جن کا تعلق سالک سے ہے وہ انہی پردوں میں محجوب ہے یہ حق تعالیٰ کی جانب سے ہے یہ نہیں کہ حق تعالیٰ محجوب ہے کیونکہ کوئی بھی چیز حق تعالیٰ کو محجوب نہیں کرسکتی۔

ان کے 70 ہزار پردوں کے اُٹھ جانے کے بعد حجاب کبریا تک پہنچتا ہے چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے: حِجَابُهُ النُّوْرِ اَوْ کَشِیْفُهَا لَا حَرَقَتْ سُبْحَاتُ وَجْهِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ' یعنی نورانی یا ظلمانی حجابات اس کے چہرے کی تازگی کو جلا دیتے ہیں آنکھ بھی ہو جاتی ہے ایک اور روایت میں مَا انْتَهٰی اِلَیْهِ بَصَرُهٗ' یعنی اس کی جانب اس کے مخلوق کی نظر خاتمہ نہیں ہوتا ہے۔

اس مقام میں سالک کو اپنا سر آستانہ عجز و نیاز پر رکھنا ہوگا اگر نور جذبا اس پر پرتو ڈالے تو اس کو مجذوب بنائے گا اور وہ حضرت حق سبحانہٗ سے واصل ہو جائے گا یہی تو اس کا مقصود و مطلوب ہے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ آستانہ حق سبحانہٗ پر ملازم ہو جائے گا اور اپنا سر عتبۂ عبودیت پر رکھ دے گا یہاں تک لطف و فضل الٰہی اس کے لئے دروازہ کھول دے گا اس دروازے کی کنجی اس کے حبیبؐ کے پاس ہے۔ اس کے سوا کسی اور سے طلب نہ کرے تا کہ محروم ابدی نہ بن جائے۔ والسلام۔

حسن ارادت والے احباب سے یہی توقع ہے کہ اس مقام و حال کا کشف راہ مجاہدہ و ریاضت سے طلب کرے نہ کہ قلیل و قال کے ذریعے تا کہ وہ اہل مشاہدہ میں سے ہو جائیں جب ان کے جان کی آنکھیں ان انوار سے روشن ہو جائیں تو اس ضعیف کو دعائے خیر سے یاد کریں ہمیشہ دعائے ارواح مشائخ جو کہ ان کے ہمت کی راہبری اس خوفناک راستے کو طے کرسکتا ہے، واجب جانے اور ہمیشہ زبان کو روح سرور کائنات پر